42629 ـ ان كے ساتھ نماز ادا كرنے كا حكم

سوال

ميں ايك ايسى بستى ميں رہائش پذير ہوں جہاں بہت مشكلات ہيں وہ آپس ميں لڑتے ہيں، اور امام اراضى پر ظلم كرتا ہے، تو كيا ان كے ساتھ نماز ادا كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ہم اللہ تعالى سے دعا گو ہيں كہ وہ آپ كى اس بستى اور سارے مسلمان ممالك كى بھى اصلاح فرمائے، اور وہاں كے رہائشيوں كو سيدھى راہ دكھائے، اور فتن و فساد اور شيطان كى چالوں كو ان كے مابين سے ختم فرمائے، اور تمہارے ليے كوئى صالح امام ميں آسانى پيدا فرمائے جو اللہ تعالى كے حكم كے مطابق تمہيں نماز پڑھائے، اور اپنے قول و عمل سے تمہارے پروردگار كى طرف آپ كى راہنمائى فرمائے.

اس طرح كے امام كو اس عظيم دينى منصب نماز ميں لوگوں كى امامت پر فائز نہيں كرنا چاہيے، بلكہ اسے اس منكر اور برائى سے روكنا، اور اس پر ڈانٹ ڈپٹ كرنى چاہيے، اور اگر وہ اپنے ظلم اور برائى سے بغير بائيكاٹ كيے باز نہ آئے تو اس سے بائيكاٹ كرنا چاہيے، ليكن اس كے پيچھے نماز كى ادائيگى ترك كرنا جائز نہيں، ليكن اگر اس كے علاوہ كوئى اور امام مل جائے جو اس سے زيادہ دينى علم ركھتا ہو، اور ظلم و خواہشات سے دور رہے تو پھر ہو سكتا ہے.

آپ كى اس بستى كے رہائشي نمازيوں كے ساتھ آپ بھى نماز ادا كريں، اگرچہ وہ فى نفسہ فاسق اور ظالم ہى ہوں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اگر مقتدى كو علم ہو جائے كہ بدعتى امام اپنى بدعت كى طرف دعوت ديتا ہے، يا فاسق جس كا فسق ظاہر ہے، اور وہ مستقل امام ہو جس كے علاوہ كسى اور كے پيچھے نماز ادا كرنى جائز نہ ہو، مثلا جمعہ اور عيدين كا امام اور ميدان عرفات ميں نماز حج كا امام وغيرہ.

عام سلف اور خلف اہل علم كے ہاں مقتدى اس كے پيچھے نماز ادا كرے گا امام احمد، شافعى، اور ابو حنيفہ وغيرہ رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے.

اسی لیے انہوں نے عقائد میں کہا ہے:

ہر نیك اور فاجر امام کے پیچھے نماز جمعہ اورعید ادا کی جائے گی.

اور اسی طرح اگر بستی میں صرف ایك ہی امام ہو تو اس کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی جائیگی، کیونکہ جماعت اکیلے آدمی کی نماز سے بہتر ہے اور افضل ہے، چاہے امام فاسق ہی ہو، جمہور علماء کرام احمد بن حنبل، شافعی رحمہم اللہ وغیرہ کا مسلك یہی ہے، بلکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے ظاہر مذہب میں جماعت فرض عین ہے.

اور جو کوئی فاجر امام کے پیچھے نماز ترک کردے امام احمد وغیرہ آئمہ کے ہاں مبتدع ہے.

صحیح یہ ہے کہ وہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بعد اسے نہیں لوٹائے گا؛ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم فاجر قسم کے آئمہ کرام کے پیچھے نماز جمعہ اور نماز باجماعت ادا کیا کرتے اور اسے لوٹاتے نہیں تھے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ حجاج کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے حالانکہ وہ شراب نوش تھا، حتی کہ ایك بار اس نے انہیں فجر کی نماز چار رکعت پڑھا دی، اور پھر کہنے لگا: کیا اور زیادہ پڑھاؤں ؟

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: جب سے ہم تیرے ساتھ ہیں آج تك زیادہ ہی ہو رہا ہے !! اسی لیے اس کا معاملہ عثمان کی طرف اٹھایا گیا...

فی نفسہ فاسق اور مبتدع کی نماز صحیح ہے؛ چنانچہ جب اس کے پیچھے نماز کی جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی، لیکن جنہوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ قرار دیا ہے اس نے یہ مکروہ اس لیے کہا ہے کہ برائی سے منع کرنا، اور نیکی کا حکم دینا واجب ہے، اور اس میں (یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) یہ شامل ہے کہ جس نے بدعت ظاہر کی، یا فسق و فجور کا اظہار کیا، اسے مسلمانوں کا امام نہیں بنایا جائیگا، اس لیے کہ وہ تعزیر کا مستحق ہے حتی کہ وہ اس سے توبہ کر لے.

اور اگر توبہ کرنے تك اس سے بائیکاٹ کرنا ممکن ہو تو یہ بہتر ہے، اور اگر کچھ لوگ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک کے کسی اور کے پیچھے ادا کریں تو اس کا اثر ہوگا حتی کہ وہ توبہ کرلے یا اسے معزول کر دیا جائے، یا پھر اس طرح کے گناہ سے لوگ باز آ جائیں..

تو اس طرح کے شخص نے اگر اس کے پیچھے نماز ادا کرنی ترک کردی تو اس میں مصلحت ہے، اور مقتدی کی نماز جمعہ اور نماز باجماعت فوت نہ ہو لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے سے نماز باجماعت اور جمعہ فوت ہوتا ہو تو یہاں ان کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک نہیں کي جائیگی، الا یہ کہ وہ مبتدع صحابہ کرام کا مخالف ہو.

اور اسی طرح اگر مستقل امام جسے حکمران نے مقرر کیا ہو، اور اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے میں کوئی مصلحت نہ ہو، تو یہاں اس کے پیچھے نماز ترک نہیں کی جائیگی، بلکہ امام کے پیچھے نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (23 / 352).

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " عقیدہ " جس میں انہوں نے اہل سنت کے اصول بیان کیے ہیں کہتے ہیں:

(ہم ہر نیک اور فاجر اہل قبلہ کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح سمجھتے ہیں اور ان میں سے فوت ہو جانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں)

اور اس معنی کی ابو داود میں حدیث بھی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" فرضی نماز ہر نیک مسلمان کے پیچھے واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر، چاہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

باوجود اس کے کہ اس حدیث کی سند ثابت نہیں، جیسا کہ عون المعبود میں عقیلی، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا گیا ہے، شوکانی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

لیکن پہلے دور کے علماء میں باقی صحابہ کرام اور ان کے ساتھ تابعین عظام کا ظالموں کے پیچھے نماز ادا کرنے میں اجماع فعلی ثابت ہے، اور اس کے قولی اجماع ہونے میں کوئی بعد نہیں ہے؛ کیونکہ اس دور میں گورنر نماز پنجگانہ میں امام ہوا کرتے تھے، ہر علاقے کا گورنر ہی لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا....

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں " مفتون اور مبتدع کے عنوان سے باب باندھا اور اس کے بعد عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت کیا ہے کہ:

وہ محاصرہ کے دوران عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور انہیں کہنے لگے:

" آپ عمومی امام ہیں (یعنی آپ لوگوں کے امام ہیں) اور جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں آپ اس میں مبتلاء ہیں، اور ہمیں اس وقت فتنہ باز امام نماز پڑھا رہا ہے، ہم اس میں حرج سمجھتے ہیں ؟ ! (یعنی ہمیں اس کے ساتھ نماز ادا کرنے میں حرج اور گناہ کا خدشہ ہے). تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

" لوگوں کا سب سے بہترین اور احسن عمل نماز ہے، جب وہ لوگ احسن عمل کریں تو تم بھی ان کے ساتھ احسن

عمل کرو، اور جب وہ برا کریں تو آپ ان کی برائی میں ان کے ساتھ نہ ہوں بلکہ اجتناب کریں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (695).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے ساتھ نماز ادا کرنے کی رخصت دی تھی، گویا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں: اس کا فتنہ باز ہونا آپ کو کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گا، بلکہ جب وہ اچھا عمل کرے تو اس کے احسان میں اس کی موافقت کرو، اور جب فتنہ پھیلائے تو اس کا ساتھ مت دو، اور یہ باب کے سیاق کے مطابق ہے.

پھر سہل بن یوسف انصاری کی روایت ذکر کی ہے کہ وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا:

جنہوں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا لوگوں نے ان کے پیچھے نماز ادا کرنا ناپسند کیا، لیکن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ناپسند نہ کیا بلکہ فرمایا: جو نماز کی دعوت دے اس کی بات تسلیم کرو. انتہی.

وہ کہتے ہیں: کہ ان کے قول " نماز احسن ہے " سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ اس سے ان کا مقصود اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کا اشارہ تھا، اور اس میں مصنف کے فہم کی تائید بھی ہوتی ہے جو انہوں نے فتنہ باز امام سے مفہوم لیا ہے.

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس اثر میں نماز باجماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب دی گئی اور ابھارا گیا ہے، اور خاص کر فتنہ و فساد کے دور میں تا کہ تفرقہ اور زیادہ نہ ہو.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ: جس کے پیچھے نماز ادا کرنا ناپسند ہو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا نماز باجماعت کو معطل کرنے سے بہتر ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کا اپنی بستی کے لوگوں کے ساتھ نماز ترک کر کے اپنے گھر وغیرہ میں اکیلے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ آپ پر لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، اور اگر آپ عادل اور صالح امام پائیں تو اس کے ساتھ نماز ادا کریں، وگرنہ مذکورہ امام کے ساتھ ہی، آپ کو اپنی نماز اجروثواب ملے گا، اور ا سے اس کے ظلم و ستم اور فجور کا گناہ و بال.

واللہ اعلم .